# Allama Iqbal Open University AIOU B.ed solved assignment no 1 Autumn 2024 Code 6476 Islamic Studies IV

## Q.1

**اسلام میں تربیت کا کردار بیان کریں۔**

## *Ans:*

**اسلام میں تربیت کا کردار**

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ یہ مذہب انسان کو روحانی، اخلاقی، سماجی، اور عملی طور پر کامیاب بنانے کے لیے بہترین اصول فراہم کرتا ہے۔ تربیت اسلام کے اہم اصولوں میں سے ایک ہے، کیونکہ یہ انسان کی شخصیت کو سنوارنے، کردار کو مضبوط کرنے، اور معاشرے میں امن و سکون قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

**تربیت کی اہمیت**

تربیت انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی ذات کو بہتر بناتی ہے بلکہ معاشرے کی اصلاح کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:
**"اور ہم نے انہیں امام بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے ان پر وحی کی کہ وہ نیک اعمال کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔"** (سورۃ الأنبياء: 73)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ تربیت کے بغیر ایک کامیاب زندگی ممکن نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی اس بات کا عملی نمونہ ہے کہ تربیت کس طرح انسان کو بہترین کردار کا حامل بناتی ہے۔

### اسلامی تربیت کے مقاصد

1. **اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنا:**
   اسلامی تربیت کا اولین مقصد انسان کے دل میں اللہ کی محبت اور خشیت پیدا کرنا ہے۔ جب ایک فرد اللہ کے قریب ہوتا ہے تو اس کی زندگی میں برکت اور سکون آتا ہے۔

2. **اخلاقیات کی مضبوطی:**
   اسلامی تربیت کا دوسرا مقصد انسان کے اخلاق کو بہتر بنانا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
   **"مجھے اس لیے بھیجا گیا کہ میں اخلاق کی تکمیل کروں۔"**
   یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ اخلاقی تربیت اسلام کا بنیادی پہلو ہے۔

3. **معاشرتی اصلاح:**
   اسلامی تربیت انسان کو معاشرے کا بہترین فرد بناتی ہے۔ اس کے ذریعے انسان دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کرتا ہے اور انصاف قائم کرتا ہے۔

4. **آخرت کی کامیابی:**
   اسلامی تربیت کا حتمی مقصد آخرت کی کامیابی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
   **"جو شخص پاک ہوا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی، وہ کامیاب ہو گیا۔"** (سورة الأعلى: 14-15)

### اسلامی تربیت کے بنیادی اصول

اسلامی تربیت کے کچھ بنیادی اصول ہیں جن پر عمل کر کے انسان اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے:

1. **ایمان اور عقیدہ کی درستگی:**
اسلامی تربیت کی پہلی اور اہم بنیاد عقیدے کی درستگی ہے۔ توحید پر ایمان، رسولوں پر یقین، فرشتوں، کتابوں، اور قیامت کے دن پر ایمان ایک مسلمان کی زندگی کا مرکزی حصہ ہے۔

2. **عبادات کی پابندی:**
نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور حج جیسے ارکان اسلام کی پابندی انسان کی روحانی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ یہ عبادات انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہیں اور اس کے دل میں نظم و ضبط پیدا کرتی ہیں۔

3. **اخلاقیات کی تعلیم:**
اسلامی تربیت میں اخلاقیات کو خاص مقام حاصل ہے۔ صداقت، امانت، دیانت داری، صبر، اور انصاف جیسی خوبیاں اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں۔

4. **معاشرتی تعلقات کی تربیت:**
اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنے رشتہ داروں، دوستوں، ہمسایوں، اور عام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ یتیموں کی کفالت، مسکینوں کی مدد، اور والدین کی خدمت اسلامی تربیت کا حصہ ہیں۔

تربیت کے ذرائع

اسلامی تربیت کے مختلف ذرائع ہیں جن کے ذریعے ایک مسلمان اپنی شخصیت اور کردار کو سنوار سکتا ہے:

1. **قرآن مجید:**
قرآن مجید تربیت کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
**"یہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔"** (سورۃ البقرہ: 2)

قرآن انسان کو صحیح اور غلط کا فرق بتاتا ہے اور اسے ایک مثالی زندگی گزارنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

**2. سنت نبوی:**

نبی کریم ﷺ کی زندگی ایک مکمل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے عمل اور اقوال کے ذریعے اسلامی تربیت کے اصول سکھائے۔

**3. والدین:**

والدین بچوں کی پہلی درسگاہ ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کے مطابق تربیت دیں۔

**4. تعلیمی ادارے:**

اسلامی مدارس اور اسکول اسلامی تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ یہاں بچوں کو قرآن، حدیث، اور اسلامی تاریخ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

**5. مساجد:**

مساجد اسلامی تربیت کے مراکز ہیں۔ خطبہ جمعہ، درس قرآن، اور دیگر دینی اجتماعات کے ذریعے لوگوں کو دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

**6. معاشرہ:**

ایک صالح معاشرہ انسان کی تربیت پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت اور اچھے ماحول میں رہنے سے انسان کی شخصیت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

**اسلامی تربیت کے اثرات**

اسلامی تربیت کے اثرات فرد کی ذات اور معاشرے دونوں پر مرتب ہوتے ہیں:

**1. ذاتی اصلاح:**

اسلامی تربیت کے ذریعے انسان اپنی ذات کو بہتر بناتا ہے۔ وہ اپنے اعمال پر نظر رکھتا ہے اور اپنے اخلاق کو درست کرتا ہے۔

**2. معاشرتی امن:**

اسلامی تربیت کا نتیجہ ایک پرامن اور خوشحال معاشرہ ہوتا ہے۔ جب افراد اپنی

ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں تو معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔

3. **روحانی سکون:**
اسلامی تربیت انسان کے دل میں اللہ کی محبت اور خشیت پیدا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں اسے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔

4. **آخرت کی کامیابی:**
اسلامی تربیت کا حتمی مقصد آخرت کی کامیابی ہے۔ ایک تربیت یافتہ مسلمان جنت کا مستحق بنتا ہے۔

## *Q.2*

## حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے جن کاموں سے روکا اور جن کاموں کا حکم دیا ان پر جامعہ نوٹ لکھیے۔

## *Ans;*

**حضرت لقمان کی نصیحتوں پر جامع اور تفصیلی نوٹ**

حضرت لقمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے تھے، جنہیں خاص حکمت اور دانائی عطا کی گئی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کی حکمت کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ لقمان میں ان نصیحتوں کو بیان کیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کیں۔ یہ

نصیحتیں ہر مسلمان کے لیے رہنمائی اور عمل کا بہترین ذریعہ ہیں کیونکہ ان میں دین کی بنیاد، اخلاقیات، اور معاشرتی اصلاح کے تمام پہلو شامل ہیں۔

#### نصیحتوں کی تفصیل

حضرت لقمان کی نصیحتیں ایک مکمل ضابطۂ حیات ہیں۔ ان میں جن باتوں کا حکم دیا گیا اور جن سے روکا گیا، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

---

### 1. شرک سے بچنے کی تاکید

حضرت لقمان نے سب سے پہلی نصیحت یہ کی کہ اپنے بیٹے کو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کی تاکید کی۔
قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:
**"اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، جبکہ وہ اسے نصیحت کر رہے تھے: اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"**
(سورۃ لقمان: 13)

شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے کیونکہ یہ اللہ کے حق کو کسی اور کے لیے مختص کرنے کے مترادف ہے۔ حضرت لقمان نے واضح کیا کہ شرک انسان کے تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور آخرت میں اس کے لیے نقصان دہ ہے۔

**عملی سبق:**

- توحید پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔
- شرک انسان کی دینی اور اخلاقی بنیاد کو تباہ کر دیتا ہے، اس لیے اس سے ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔

---

### 2. والدین کے ساتھ حسن سلوک

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے احسان کا ذکر حضرت لقمان کی نصیحتوں کے فوراً بعد کیا:
**"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت کی، اس**

**کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری کے ساتھ اٹھائے رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑایا۔"**

*(سورۃ لقمان: 14 )*

والدین کی عظمت اور ان کے حقوق کی ادائیگی اسلام کا اہم اصول ہے۔ تاہم، اگر والدین کسی کو اللہ کا شریک بنانے کا حکم دیں تو ان کی بات نہیں ماننی چاہیے، جیسا کہ آیت کے اگلے حصے میں فرمایا گیا:

**"اور اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو کسی کو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کا کہنا نہ مان، لیکن دنیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہ۔"**

*(سورۃ لقمان: 15 )*

**عملی سبق:**

- والدین کی خدمت اور ان کے حقوق کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- دین کے معاملات میں والدین کی اطاعت صرف اس حد تک کی جائے گی جہاں وہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

---

**3. اعمال کے احتساب کی تلقین**

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو اللہ کی قدرت اور علم کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ انسان کا کوئی عمل اللہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔

**"اے میرے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور وہ کسی چٹان میں، آسمانوں میں یا زمین میں ہو، اللہ اسے لے آئے گا، بے شک اللہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔"**

*(سورۃ لقمان: 16 )*

یہ نصیحت انسان کے اندر خود احتسابی اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے کہ اس کا ہر عمل اللہ کے علم میں ہے اور قیامت کے دن اس کا حساب ہوگا۔

**عملی سبق:**

- انسان کو اپنے اعمال پر نظر رکھنی چاہیے اور برے کاموں سے بچنا چاہیے۔

- اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس انسان کی اصلاح کا سبب بنتا ہے۔

---

**4. نماز قائم کرنے کا حکم**

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ وہ نماز کو قائم کرے، کیونکہ نماز انسان کو برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ کے قریب کرتی ہے۔
***"اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو۔"***
*(سورۃ لقمان: 17 )*

نماز انسان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہ اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرتی ہے اور دل میں سکون اور خشوع پیدا کرتی ہے۔

***عملی سبق:***

- نماز دین کا ستون ہے اور ہر مسلمان پر اس کی پابندی لازم ہے۔
- نماز کے ذریعے انسان اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے اور اپنی زندگی کو بہتر بناتا ہے۔

---

**5. نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کی ہدایت**

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ وہ دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔
***"اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔"***
*(سورۃ لقمان: 17 )*

یہ نصیحت ایک مسلمان کی سماجی ذمہ داری کو بیان کرتی ہے۔ ایک صالح معاشرہ اسی وقت ممکن ہے جب لوگ خیر کو فروغ دیں اور شر کو ختم کریں۔

***عملی سبق:***

- نیکی کا فروغ اور برائی کا خاتمہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

- یہ نصیحت انسان کو اپنے معاشرے کے لیے مفید اور مثبت کردار ادا کرنے کا درس دیتی ہے۔

---

### 6. صبر کی تلقین

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ وہ مشکلات اور مصیبتوں پر صبر کرے، کیونکہ صبر ایک مضبوط شخصیت کی علامت ہے۔
**"اور جو مصیبت تمہیں پیش آئے اس پر صبر کرو، بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"**
*(سورۃ لقمان: 17)*

صبر انسان کو ہمت اور حوصلہ دیتا ہے اور نیکی کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کا سامنا کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

**عملی سبق:**

- مشکلات اور آزمائشوں میں صبر کا دامن تھامنا کامیابی کا راستہ ہے۔
- صبر انسان کے کردار کو مضبوط اور پرسکون بناتا ہے۔

---

### 7. تکبر اور غرور سے بچنے کی تاکید

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو تکبر اور غرور سے بچنے کی تاکید کی۔
**"اور لوگوں سے اپنا رخ نہ پھیرنا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا، بے شک اللہ ہر متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"**
*(سورۃ لقمان: 18)*

یہ نصیحت انسان کو عاجزی اور انکساری کی طرف راغب کرتی ہے، جو کہ ایک کامیاب شخصیت کی علامت ہے۔

**عملی سبق:**

- تکبر اور غرور سے بچنا اور عاجزی اختیار کرنا انسان کی کامیابی کا راز ہے۔

- اللہ تعالیٰ عاجزی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

---

**8. اعتدال اور میانہ روی کی تلقین**

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی اپنانے کی تعلیم دی، خاص طور پر چال اور گفتگو کے انداز میں۔
***"اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو اور اپنی آواز پست رکھو، بے شک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔"***
*(سورۃ لقمان: 19)*

یہ نصیحت انسان کو متوازن اور شائستہ زندگی گزارنے کا سبق دیتی ہے۔

**عملی سبق:**

- انسان کو اپنی چال ڈھال اور گفتگو میں اعتدال اور شائستگی اختیار کرنی چاہیے۔
- غیر ضروری شور شرابا اور غرور کی علامتوں سے بچنا چاہیے۔

---

**نتیجہ**

حضرت لقمان کی نصیحتیں ہر دور کے لیے مشعل راہ ہیں۔ یہ نصیحتیں ایک انسان کو روحانی، اخلاقی، اور سماجی طور پر مضبوط اور کامیاب بنانے کا درس دیتی ہیں۔ ان نصیحتوں پر عمل کر کے ایک مسلمان نہ صرف اپنی ذاتی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے بلکہ ایک صالح معاشرہ تشکیل دینے میں بھی کردار ادا کر سکتا ہے۔

## *Q.3*

## کردار سازی کے عملی تقاضے اور سرگرمیاں بیان کریں۔

## *Ans:*

**کردار سازی کے عملی تقاضے اور سرگرمیاں**

کردار سازی کسی بھی معاشرے کی ترقی اور انفرادی زندگی کی کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلام میں کردار سازی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ ایک مضبوط اور متوازن کردار ہی انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیاب بناتا ہے۔ کردار سازی کے عملی تقاضے اور سرگرمیاں انفرادی، سماجی، روحانی، اور اخلاقی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔

---

**کردار سازی کے عملی تقاضے**

***1. عقیدے کی درستگی***

کردار سازی کی بنیاد ایک مضبوط عقیدہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، انسان کا ایمان اور اللہ سے تعلق ہی اس کے کردار کی بنیاد ہے۔

- **اللہ پر ایمان:** ایک مضبوط ایمان انسان کو برے اعمال سے روکتا ہے اور اچھے اعمال کی ترغیب دیتا ہے۔
- **آخرت کا یقین:** انسان کو یہ باور کرانا کہ اس کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا، اس کی زندگی میں ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔

### 2. تعلیم و تربیت

کردار سازی میں تعلیم کا کردار بنیادی ہے۔ تعلیم نہ صرف علم فراہم کرتی ہے بلکہ انسان کے رویوں، اخلاقیات، اور عمل کو بھی درست کرتی ہے۔

- **دینی تعلیم:** قرآن اور سنت کے اصولوں کی تعلیم دینا۔
- **دنیاوی تعلیم:** جدید علم اور ہنر سیکھ کر ایک مفید شہری بننا۔

### 3. اخلاقیات کی پابندی

کردار سازی کا سب سے اہم تقاضا اخلاقی اصولوں کی پابندی ہے۔

- **دیانت داری:** معاملات میں سچائی اور ایمانداری کا مظاہرہ۔
- **انصاف:** ہر معاملے میں انصاف کو ترجیح دینا۔
- **عاجزی:** تکبر اور غرور سے بچنا۔

### 4. صبر اور استقامت

کردار کی پختگی کے لیے صبر اور ثابت قدمی ضروری ہیں۔

- **مشکلات میں صبر:** آزمائشوں میں حوصلہ برقرار رکھنا۔
- **عمل کی استقامت:** نیکی کے راستے پر ثابت قدم رہنا۔

### 5. روحانی تطہیر

انسان کے دل اور روح کو پاکیزہ بنانا کردار سازی کا اہم حصہ ہے۔

- **نماز اور عبادات:** اللہ سے تعلق کو مضبوط کرنا۔
- **ذکر و اذکار:** اللہ کی یاد کے ذریعے دل کی صفائی۔

---

## کردار سازی کی سرگرمیاں

### 1. انفرادی سرگرمیاں

انفرادی سطح پر کردار سازی کے لیے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- **خود احتسابی:** اپنے اعمال اور رویے کا جائزہ لینا۔

- **مطالعہ:** قرآن، حدیث، اور اخلاقی کتب کا مطالعہ کرنا۔
- **نیک عادات کی مشق:** وقت کی پابندی، صفائی، اور سچائی کو اپنانا۔

#### 2. خاندانی سطح پر سرگرمیاں

خاندان کردار سازی کی پہلی درسگاہ ہے۔

- **والدین کی تربیت:** بچوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دینا۔
- **مثال قائم کرنا:** والدین اور بڑوں کا اپنے عمل سے اچھا کردار دکھانا۔
- **مشترکہ عبادات:** گھر میں نماز، قرآن خوانی، اور ذکر کی محافل کا انعقاد۔

#### 3. تعلیمی اداروں کی سرگرمیاں

تعلیمی ادارے کردار سازی کے اہم مراکز ہیں۔

- **نصاب میں اخلاقی تعلیم:** نصاب میں اخلاقیات اور اسلامی اقدار کی تعلیم شامل کرنا۔
- **اساتذہ کا کردار:** اساتذہ کا اپنے عمل سے طلباء کے لیے نمونہ بننا۔
- **ہم نصابی سرگرمیاں:** مباحثے، تحریری مقابلے، اور معاشرتی خدمت کی سرگرمیوں کا انعقاد۔

#### 4. معاشرتی سرگرمیاں

معاشرہ انسان کے کردار پر گہرا اثر ڈالتا ہے، اس لیے کردار سازی کے لیے معاشرتی اقدامات ضروری ہیں:

- **نیکی کی دعوت:** معاشرے میں خیر کے کاموں کی ترغیب دینا۔
- **برائی سے روکنا:** منکرات اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کے خلاف آواز بلند کرنا۔
- **فلاحی کام:** غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنا۔

#### 5. مساجد اور مذہبی مراکز کا کردار

مساجد اور مذہبی مراکز کردار سازی کے لیے بہترین پلیٹ فارم ہیں:

- **درس و تدریس:** خطبے اور دروس کے ذریعے عوام کو اسلامی اصولوں کی تعلیم دینا۔

- **عبادات کی ترغیب:** نماز، روزہ، اور دیگر عبادات کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔
- **اصلاحی پروگرام:** اجتماعی اصلاح کے لیے ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کرنا۔

#### 6. ٹیکنالوجی کا استعمال

جدید دور میں کردار سازی کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال مؤثر ثابت ہو سکتا ہے:

- **اسلامی مواد کی تخلیق:** سوشل میڈیا پر اسلامی اصولوں کی تبلیغ۔
- **آن لائن تعلیم:** اخلاقیات اور کردار سازی کے کورسز کا انعقاد۔

---

### کردار سازی کے اثرات

#### 1. ذاتی زندگی میں اثرات

- مضبوط کردار انسان کو کامیاب، مطمئن، اور باوقار بناتا ہے۔
- اچھا کردار انسان کو برائیوں سے بچاتا اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے۔

#### 2. معاشرتی زندگی میں اثرات

- کردار سازی سے ایک صالح اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
- اچھے کردار کے حامل افراد سماجی انصاف، امن، اور ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔

#### 3. آخرت میں کامیابی

- ایک مضبوط کردار انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے۔

---

### نتیجہ

کردار سازی ایک مسلسل عمل ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی، اور معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق کردار سازی کے لیے عقیدے کی مضبوطی، تعلیم و تربیت، اخلاقیات، صبر، اور روحانی تطہیر کی ضرورت ہے۔ ان عملی تقاضوں اور سرگرمیوں پر عمل کر کے نہ صرف ایک فرد کی زندگی بہتر ہو سکتی ہے بلکہ ایک صالح معاشرہ بھی تشکیل پا سکتا ہے۔

***Q.4***

**اللہ تعالی نے کتنے طریقوں سے انسان کی رہنمائی فرمائی نیز بتائیں گے اللہ تعالی نے صرف کتابیں ہی کیوں نازل کیں؟**

***Ans;***

**اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے طریقے**

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے تاکہ انسان اپنی زندگی کو کامیابی کے راستے پر گامزن کر سکے اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔ ان میں درج ذیل اہم طریقے شامل ہیں:

---

***1. انسانی فطرت (فطری رہنمائی)***

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک خاص فطرت پر پیدا کیا ہے، جس میں خیر اور شر کو پہچاننے کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ یہ فطرت انسان کے اندر حق کو قبول کرنے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
***"پس اپنا رخ دین کی طرف قائم رکھ، اسی فطرت پر جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔"***
(سورۃ الروم: 30)

**خصوصیات:**

- فطرت کی بنیاد پر انسان نیکی اور بدی میں فرق کر سکتا ہے۔
- ضمیر اور وجدان انسان کو برائی پر ملامت اور نیکی پر خوشی دیتا ہے۔

---

### 2. عقل و شعور کی رہنمائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل اور شعور عطا کیا ہے تاکہ وہ حق اور باطل میں تمیز کر سکے۔ عقل انسان کو قدرت کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔
**"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں، اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"**
*(سورۃ آل عمران: 190)*

***خصوصیات:***

- عقل اللہ کی نشانیوں اور احکامات کو سمجھنے میں مددگار ہے۔
- شعور کی بنیاد پر انسان اپنی ذمہ داریوں کا ادراک حاصل کرتا ہے۔

---

### 3. قدرت کی نشانیاں (تکوینی رہنمائی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق کے ذریعے انسان کے لیے ہدایت کے راستے کھولے ہیں۔ کائنات کی ہر شے اللہ کی وحدانیت اور قدرت کی نشانی ہے۔
**"اور ہم اپنی نشانیاں انہیں آفاق میں اور خود ان کے نفس میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہ حق ہے۔"**
*(سورۃ فصلت: 53)*

***خصوصیات:***

- قدرت کی نشانیاں انسان کو اللہ کی وحدانیت پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہیں۔
- زمین، آسمان، درخت، پانی، اور پہاڑ سب اللہ کی تخلیق کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

---

### 4. پیغمبروں کے ذریعے رہنمائی

اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ انسان کو اللہ کے احکامات سے آگاہ کریں اور انہیں صحیح راستہ دکھائیں۔
**"ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔"**
*(سورۃ النحل: 36)*

**خصوصیات:**

- انبیاء نے انسانوں کو عملی نمونہ فراہم کیا۔
- انہوں نے اللہ کے پیغام کو آسان الفاظ میں انسان تک پہنچایا۔

---

### 5. کتابیں اور صحیفے (تشریعی رہنمائی)

اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں کتابیں اور صحیفے نازل کیے تاکہ انسان کے لیے رہنمائی واضح ہو سکے۔
**"ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی جو اس سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔"**
*(سورۃ المائدہ: 48)*

**اہم کتابیں:**

1. **تورات:** حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
2. **زبور:** حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
3. **انجیل:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
4. **قرآن مجید:** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی، جو آخری اور کامل ہدایت ہے۔

**خصوصیات:**

- کتابیں مکمل اور واضح رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔
- ان میں دنیا اور آخرت کے تمام معاملات کے اصول موجود ہیں۔

---

## اللہ نے صرف کتابیں کیوں نازل کیں؟

### علم کی محفوظ ترسیل .1

کتابوں کے ذریعے علم کو محفوظ اور مستند طریقے سے پہنچایا جا سکتا ہے۔ زبانی تعلیم میں غلطیوں اور کمی کا امکان ہوتا ہے، جبکہ کتابوں کے ذریعے ہدایت ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتی ہے۔

### ہر دور کے لیے قابل اطلاق ہدایت .2

کتابوں میں جو ہدایت دی گئی وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے لوگوں کے لیے قابل عمل ہے۔ خاص طور پر قرآن مجید، جو تمام انسانیت کے لیے ہے:
**"اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی جو ہر چیز کا بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔"**
*(سورۃ النحل: 89 )*

#### واضح قوانین اور اصولوں کی فراہمی .3

کتابوں میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے واضح احکامات اور اصول دیے گئے ہیں۔ ان اصولوں کے ذریعے انسان اپنی زندگی کو منظم کر سکتا ہے۔

### پیغمبروں کی زندگیوں کا نمونہ .4

کتابیں پیغمبروں کی زندگیوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ انبیاء نے کتابوں میں دیے گئے احکامات پر عمل کر کے انسان کے لیے ایک عملی نمونہ فراہم کیا۔

### آخری ہدایت کے طور پر قرآن مجید .5

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے آخری ہدایت کے طور پر نازل کیا تاکہ یہ قیامت تک انسان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے:
**"بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"**
*(سورۃ الحجر: 9 )*

---

**نتیجہ**

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لیے مختلف طریقے اپنائے تاکہ ہر انسان اپنی عقل، فطرت، اور علم کی روشنی میں حق کو پہچان سکے۔ کتابوں کی نازل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کی ہدایت ہمیشہ محفوظ رہے اور تمام انسانوں تک پہنچ سکے۔ قرآن مجید، جو کہ آخری اور کامل کتاب ہے، انسان کے لیے ایک جامع دستورِ حیات ہے جو رہتی دنیا تک رہنمائی فراہم کرے گا۔

## *Q.5*

### غیبت اور منافقت پر نوٹ تحریر کریں۔

## *Ans:*

**غیبت اور منافقت پر نوٹ**

اسلام میں انسان کی اخلاقی تربیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کو ایسے اخلاقی اصول فراہم کرتی ہیں جن سے معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ غیبت اور منافقت دو ایسے اخلاقی برائیاں ہیں جن کی قرآن و سنت میں سختی سے مذمت کی گئی ہے۔ یہ دونوں برائیاں نہ صرف انفرادی کردار کو نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ معاشرتی تعلقات کو بھی تباہ کر دیتی ہیں۔

---

### غیبت

**1. تعریف**

غیبت کا مطلب کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنا ہے، جسے سن کر وہ شخص ناراض ہو۔ یہ عمل اخلاقی گراوٹ کی علامت ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف

ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
**"اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے نفرت کرتے ہو۔"**
*(سورۃ الحجرات: 12)*

##### 2. حرمت اور وعید

اسلام میں غیبت کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اسے ایک بہت بڑا گناہ کہا گیا ہے۔

- **حدیث شریف:**
  رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
  **"غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر کرو اس چیز کے ساتھ جو اسے ناپسند ہو۔"**
  (مسلم)

### 3. غیبت کے اثرات

- انفرادی نقصان: غیبت کرنے والا شخص اپنے اعمال نامے میں گناہ جمع کرتا ہے۔
- **معاشرتی نقصان:** غیبت سے تعلقات خراب ہوتے ہیں، محبت ختم ہوتی ہے اور نفرت جنم لیتی ہے۔
- **روحانی نقصان:** غیبت دل کو سخت کرتی ہے اور اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے۔

## 4. غیبت سے بچنے کے طریقے

- خود احتسابی: اپنے عمل کا جائزہ لیتے رہیں۔
- **مصروفیت:** اپنی توانائی مثبت کاموں میں لگائیں۔
- **اللہ سے ڈرنا:** آخرت میں حساب کتاب کا خوف پیدا کریں۔

---

##### منافقت

##### 1. تعریف

منافقت کا مطلب دل میں کچھ اور رکھنا اور زبان سے کچھ اور ظاہر کرنا ہے۔ یہ دوغلا پن انسان کی شخصیت کو کمزور کرتا ہے اور معاشرتی نظام کو خراب کرتا ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
**"بے شک منافق آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم ان کے لیے کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔"**
*(سورۃ النساء: 145)*

#### 2. منافق کی علامات

رسول اللہ ﷺ نے منافق کی تین نشانیاں بتائیں:

1. جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
2. جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔
3. جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔
   *(بخاری و مسلم)*

#### 3. منافقت کے اثرات

- **انفرادی نقصان:** منافقت انسان کے دل کو سخت کر دیتی ہے اور ایمان کو کمزور کرتی ہے۔
- **معاشرتی نقصان:** منافقت اعتماد کو ختم کر دیتی ہے اور تعلقات میں دراڑ ڈالتی ہے۔
- **روحانی نقصان:** منافق اللہ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

#### 4. منافقت سے بچنے کے طریقے

- **سچائی اپنانا:** ہر حالت میں سچ بولنا اور عمل میں خلوص رکھنا۔
- **وعدے کی پاسداری:** وعدوں کو پورا کرنے کی عادت ڈالنا۔
- **امانت داری:** دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا۔

---

#### نتیجہ

غیبت اور منافقت دو مہلک برائیاں ہیں جن سے بچنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ یہ برائیاں انفرادی کردار اور اجتماعی زندگی پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے

قرآن و سنت کی رہنمائی کو اپنانا، اللہ کے خوف کو دل میں پیدا کرنا اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ضروری ہے۔
اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے نہ صرف ان برائیوں سے بچا جا سکتا ہے بلکہ ایک مضبوط اور پاکیزہ معاشرہ بھی تشکیل دیا جا سکتا ہے۔